فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ

فی پرچہ دس نئے پیسے

خطبہ نمبر ۴۷

۲۹ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ؛ ۲۸ نبوت ۱۳۴۱ھش ۲۸ نومبر ۱۹۶۲ء ؛ نمبر ۲۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل بھی حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی ۔ رات نیند دیر سے آئی ۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھمّ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسلمانوں کیلئے بہت بڑے فخر اور ناز کا موقع ہے کہ اسلام ہر طرح سے کامل اور مکمل دین ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں

" یہ خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے جس پہلو سے دیکھو مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقعہ ہے مسلمانوں کا خدا پتھر ، درخت ، حیوان ، ستارہ یا کوئی مردہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ قادرِ مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حیّ و قیوم ہے ۔

مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے ۔ آپ کی رسالت مُردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں ۔ چنانچہ اِس وقت بھی خدا تعالیٰ نے ان ثبوتوں اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے اور مسیح موعود کو بھیجکر نبوت محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے اور پھر اس کی دعوت ایسی عام ہے کہ کل دنیا کیلئے ہے ۔ قل یا ایھا النّاس انّی رسول اللہ الیکم جمیعاً اور پھر فرمایا ۔ ما ارسلناک الّا رحمۃ للعالمین ۔

کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لا ریب فیہ اور فیھا کتب قیّمۃ اور آیات محکمات ۔ قولٌ فصلٌ ۔ میزانٌ ۔ مھیمنٌ ۔ غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانوں کا ہے جس کے لئے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً کی مہر لگ چکی ہے ۔ پھر کس قدر افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ ایسا کامل دین جو رضاء الٰہی کا موجب اور باعث ہے رکھ کر بھی بے نصیب ہیں اور اس دین کے برکات اور ثمرات سے حصّہ نہیں لیتے بلکہ خدا تعالیٰ نے جو ایک سلسلہ ان برکات کو زندہ کرنے کے لئے قائم کیا تو اکثر انکار کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور لست مرسلاً اور لست مؤمناً کی آوازیں بلند کرنے لگے ۔ " (الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ نومبر ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدّظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدّظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۷ نومبر ۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بغرض علاج لاہور تشریف لے گئی ہیں ۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؎

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا میٹرک سپلیمنٹری کا نتیجہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے حسب ذیل دو طلبہ بھی میٹرک کے سپلیمنٹری امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں

حاصل کردہ نمبر	رول نمبر
۴۲۳	۷۰۵۰
۴۳۸	۷۰۵۱۲

اس لحاظ سے سکول کی طرف سے کُل ۲۵ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے تھے جن میں سے ۲۲ طلباء کامیاب ہوئے

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ یوگنڈا مشرقی افریقہ کو مورخہ ۲۰/۱۱/۶۲ بروز منگل تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے ۔ اور لمبی عمر سے نوازے آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

سرگودہا کے ایک پبلک جلسہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم تقریر

پاکستان کی ترقی اور استحکام کے سلسلے میں مسلمانوں کو زرّیں نصائح

فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء بمقام کمپنی باغ سرگودھا

(قسط نمبر ۱)

۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو جماعت احمدیہ سرگودہا نے کمپنی باغ میں ایک پبلک جلسہ منعقد کیا تھا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے ایک ممتاز خصوصیت کا حامل تھا کہ اس میں پہلی بار سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سرگودہا اور مضافات کے ان ہزارہا احمدی و غیر احمدی احباب کو جو اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے اپنی قیمتی نصائح اور ہدایات سے مستفیض فرمایا اور انہیں اسلامی احکام پر عمل پیرا ہونے اور پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی طرف نہایت دلآویز پیرایہ میں توجہ دلائی۔ حضور کی یہ تقریر جو اوّل سے آخر تک انتہائی دلچسپی اور پورے انہماک اور توجہ کے ساتھ سنی گئی ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اسے اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ تقریر کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

سرگودہا کے احباب

نے جب مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ مَیں سرگودہا میں ایک تقریر کروں اور مَیں نے خوشی سے اسے منظور کر لیا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ مَیں کس مضمون پر تقریر کروں گا۔ مَیں نے انہیں جواب دیا کہ مَیں کوئی مضمون متعین نہیں کر سکتا در حقیقت اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے سرگودہا میں تقریر کرنے کا اس سے پہلے کوئی موقعہ نہیں ملا اور بوجہ اسکے کہ اس سے پہلے مجھے تقریر کرنے کا یہاں موقعہ نہیں ملا یہ ظاہر بات ہے کہ بیسیوں امور میرے دل میں پیدا ہونے لازمی ہیں جن کے متعلق مَیں کچھ کہوں لیکن تھوڑے سے وقت میں بہت سے امور کے متعلق تفصیلی گفتگو نہیں ہو سکتی۔ نہ کسی ایک کا انتخاب ایسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جبکہ دل یہ کہتا ہو کہ مَیں کئی باتیں کہوں۔ لاہور یا بعض ایسے مقامات جہاں مجھے متواتر بولنے کا موقعہ ملا ہے اور جہاں کئی باتوں پر مَیں اپنے خیالات کا تفصیلی طور پر اظہار کر چکا ہوں وہاں کسی مضمون کا چن لینا آسان ہوتا ہے لیکن جو نئی جگہ ہو وہاں انسان سمجھتا ہے کہ اگر سردست مجھے ایک موقعہ ملا ہے (آگے کے حالات تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے) تو جتنی ضروری باتیں مَیں مختصر وقت میں کہہ سکتا ہوں کہہ دوں اس لئے مَیں نے کوئی مضمون متعین نہیں کیا بلکہ اپنے مضمون کا ہیڈنگ یہ رکھا ہے کہ

"کچھ سوچنے اور سمجھنے کی باتیں"

اس مضمون کے اندر کئی قسم کے خیالات ادا کئے جا سکتے ہیں اور متنوع باتیں اس کے اندر لائی جا سکتی ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ انسان اور حیوان میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ انسان سوچتا ہے اور حیوان نہیں سوچتا۔ حیوان ابتدائے آفرینش سے ایک ڈگر پر چلا آیا ہے لیکن انسان نے سوچ سوچ کر اپنے لئے نئے راستے ایجاد کرتے ہیں اور جب کبھی انسان نے اپنے اس مقررہ طریق کو چھوڑا ہے وہ ہمیشہ نیچے گیا ہے اوپر کبھی نہیں گیا۔ پس اصل چیز جس پر ہمیں زور دینا چاہیئے اور جس کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی اس عادت کو نہ چھوڑیں جس عادت کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کے لئے ضروری قرار دیا ہے اور وہ سوچنے کی عادت ہے اگر ہم بے سوچے سمجھے اپنے لئے کوئی طریق اختیار کر لیں گے تو یہ لازمی بات ہے کہ ہم ترقی نہیں کریں گے بلکہ ہم جس جگہ کھڑے ہوں گے وہیں کھڑے رہیں گے۔ اور یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو کھڑا ہو جاتا ہے وہ پیچھے کی طرف جاتا ہے اپنے مقام پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا ایسی بنائی ہے کہ یا تو انسان آگے جائے گا یا پیچھے جائے گا کوئی مقام ایسا نہیں جہاں وہ کھڑا رہ سکے۔

دنیا کی تاریخ دیکھ لو

جس وقت سے بنی نوع انسان کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے اور قرآن کریم کے ذریعہ تو ساری دنیا کی تاریخ کا علم حاصل ہوتا ہے کیونکہ آدم کے زمانہ سے اس نے تاریخ بیان کی ہے یہی نظر آتا ہے کہ یا تو لوگ آگے چلتے ہیں یا پیچھے ہٹتے ہیں ایک جگہ پر کھڑے ہونے کی مقدرت انسان کو عطا نہیں کی گئی اس لئے کھڑے ہونے کے کوئی معنے ہی نہیں اور آگے جانے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ ہمارا مقصد کیا ہے اور ہم میں اتنی استعداد ہو کہ ہم ہر چیز پر غور کر کے اپنے لئے کوئی راستہ تجویز کر سکیں پس ترقی کے لئے ہمیں

اس بات کی عادت ڈالنی چاہیئے

کہ ہم سوچیں اور سمجھیں اور غور و فکر سے کام لیں اور پھر مناسب غور و فکر کے نتیجہ میں جو مفید باتیں معلوم ہوں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اگر ہم اب کرتے ہیں تو یقیناً ہم اپنے آپ کو ایک مفید وجود بناتے اور اپنی زندگی سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اگر ہم سوچتے اور سمجھتے نہیں یا سوچنے اور سمجھنے کے بعد جو مفید باتیں معلوم ہوں ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو ہم اپنی زندگی کے مقصد کو بھول کر ایک ایسی شاہراہ پر قدم مارتے ہیں جو انسان کو ہلاکت اور بربادی کی طرف لے جاتی ہے اسے کامیابی اور ترقی سے ہمکنار نہیں کر سکتی۔

اس نصیحت کے بعد مَیں آپ لوگوں کے سامنے چند باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ ان پر غور کریں گے اور اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی کوشش کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر عاید کی ہے

سب سے پہلی بات

تو مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے پاکستان طلب کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو مل گیا۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے کہا کہ خدایا ہمیں ڈر آتا ہے کہ اگر ہم نے ہندوؤں کے ساتھ مل کر کام کیا تو وہ ہمیں نقصان پہنچائیں گے اس لئے تو ہمیں ایک الگ ملک دے دے خواہ وہ چھوٹا ہی ہو مگر ایسا ہو جس میں ہندوؤں سے الگ رہ کر ہم اپنی زندگی بسر کر سکیں اور اپنی ترقی کے لئے جدوجہد کر سکیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کی اس دعا کو سنا اور اس نے باوجود مسلمانوں کی کمزوری کے یہ فیصلہ کیا کہ جب میرے بندے مجھ سے ایک چیز مانگتے ہیں تو مَیں وہ انہیں کیوں نہ دوں چنانچہ اس نے

مسلمانوں کی کسی قربانی کے بغیر

انہیں پاکستان دے دیا۔ بے شک پاکستان بننے کے بعد مسلمانوں کو ایک بہت بڑی قربانی دینی پڑی لیکن پاکستان بننے سے پہلے مسلمانوں کو بہت کم قربانی دینی پڑی۔ پاکستان بننے کے بعد بے شک ایک خطرناک قربانی ان سے لی گئی جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نظر نہیں آتی لیکن بہرحال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خدا تعالیٰ نے بغیر قربانی کے یہ نعمت آپ لوگوں کو عطا فرمائی اور آپکی دعا اس نے قبول فرمائی۔

اب سوال یہ ہے

کہ یہ جو پاکستان خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دیا ہے آخر یہ کوئی جاندار چیز تو نہیں جاندار وجود صرف آپ کا ہے۔ آپ بولتے ہیں آپ سمجھتے ہیں۔ آپ چلتے پھرتے ہیں۔ آپ ایک چیز کو پکڑتے ہیں۔ آپ اسے کھینچتے ہیں۔ لیکن پاکستان نہ بولتا ہے نہ سوچتا ہے نہ سمجھتا ہے۔ کیونکہ وہ جاندار چیز نہیں اور دنیا میں یہ قانون ہے کہ جاندار چیزیں ہی بے جان یا شبہ بے جان چیزوں کی حفاظت کیا کرتی ہیں۔ کبھی آپ نے دیکھا کہ بے جان چیزیں جاندار چیزوں کی حفاظت کر رہی ہوں ہمیشہ جاندار چیزیں ہی بے جان چیزوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ مثلاً درخت بے جان ہیں آپ ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ آپ انہیں پانی دیتے ہیں۔ آپ ان کی شاخ تراشی کرتے ہیں۔ کبھی آپ نے دیکھا کہ درخت باغ کے مالک کی مٹھی چاپی کر رہے ہوں یا اسے کھانا پکا کر دے رہے ہوں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ہمیشہ جاندار چیزیں بے جان کی حفاظت کیا کرتی ہیں پاکستان بے جان ہے اور آپ لوگ جاندار ہیں۔ پس

پاکستان کی آپ نے حفاظت کرنی ہے

پاکستان نے آپ کی حفاظت نہیں کرنی۔ بے جان کی طرح ایک چھوٹا بچہ بھی ہوتا ہے۔ عورت کو بچہ خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کسی کی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ بچہ پیدا کر سکے چنانچہ دیکھ لو بعض لوگوں کے ہاں ساری عمر بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ وہ سارا زور علاج معالجہ پر صرف کر دیتے ہیں مگر بچہ نہیں ہوتا پس بچہ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ مگر اس کے بعد کبھی تم نے دیکھا کہ بچہ ماں کی حفاظت کر رہا ہو یہ سیدھی بات ہے کہ بچہ ماں کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ ماں

بچہ کی حفاظت

کرتی ہے وہ اسے دودھ پلاتی ہے۔ اس کی سردی گرمی کا خیال رکھتی ہے۔ اس کے پاخانہ پیشاب کا خیال رکھتی ہے۔ اس کی صحت کا خیال رکھتی ہے۔ اور اگر وہ اس کی نگہداشت نہیں کرتی۔ یا بیماری میں اس کا علاج نہیں کرتی تو وہ مر جاتا ہے۔ بچہ ایسی چیز ہے جو ماں کے اختیار میں نہیں مگر مارنا اس کے اختیار میں ہے کئی ایسی ہیں جو اپنے بچوں کو مار دیتی ہیں۔ مگر اس طرح نہیں کہ ان کا گلا گھونٹ کر بلکہ اس طرح کہ ان کی سردی گرمی کا خیال نہ رکھا اور بچہ کو نمونیہ ہو گیا۔ اور وہ مر گیا۔ یا قبض کا خیال نہ رکھا کہ تو تشنج ہونے لگ گیا۔ یا فالج گرا اور مر گیا۔ معدہ کا خیال نہ رکھا تو دست آنے لگے اور بچہ ہلاک ہو گیا۔ غرض مائیں بچہ پیدا نہیں کر سکتیں۔ مگر اس بچہ کو مار ضرور سکتی ہیں۔ اسی طرح پاکستان آپ پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا تھا۔ اور اس نے اپنے فضل سے پاکستان آپ لوگوں کو دے دیا لیکن اب

پاکستان کی حفاظت

کرنا آپ کا کام ہے۔ جس طرح ماں اپنے بچہ کی خبر گیری نہیں کرتی تو اسے مار دیتی ہے اسی طرح اگر آپ بھی پاکستان کی خبر گیری نہیں کریں گے تو وہ ضائع ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ بے جان چیز ہے اور اسے زندہ رہنے والے عنصر نے قائم رکھنا ہے۔ اس کمزور عنصر کو اس طاقتور عنصر نے قائم رکھنا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے عقل و فہم سے حصہ دیا ہے۔ پس آپ لوگوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ پاکستان تو آپ لوگوں نے مانگا۔ اور وہ آپ کو مل بھی گیا۔ مگر کیا جب آپ لوگوں نے پاکستان مانگا تھا۔ تو اس وقت آپ کو یہ پتہ نہیں تھا۔ کہ اگر

ہمیں پاکستان مل گیا

تو ہمیں اس کی خبر گیری کرنی پڑے گی۔ ماں جب اللہ تعالیٰ سے بچہ مانگتی ہے اور کہتی ہے کہ خدایا تو مجھے اپنے فضل سے اولاد عطا فرما تو وہ یہ بھی جانتی ہے کہ مجھے بچہ کے لئے راتوں کو جاگنا پڑے گا۔ مجھے اپنا خون اسے اپنی چھاتیوں سے پلانا پڑے گا۔ مجھے سخت سردی کی راتوں میں اسے اپنے کندھے سے لگا کر ٹہلنا پڑے گا۔ وہ پیشاب کر دے گا تو میں اس کے کپڑے بدلواؤں گی اور خود ساری رات انہی کپڑوں میں ٹھٹھرتی رہوں گی۔ غرض وہ سمجھتی ہے کہ مجھ پر کیا ذمہ داریاں ہیں اور وہ ان ذمہ داریوں کو برداشت کرنے کے لئے پوری طرح تیار رہتی ہے۔ آپ لوگ بھی پاکستان کی مائیں ہیں اور پاکستان وہ بچہ ہے جو خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ماں تو جانتی ہے کہ اس پر بچہ کے متعلق کیا کیا ذمہ داریاں آنے والی ہیں۔ کیا وہ ذمہ داریاں جو

پاکستان بننے کے بعد

آپ پر عائد ہونے والی تھیں۔ وہ آپ کے خیال میں تھیں یا نہیں تھیں۔ یہ سیدھی بات ہے کہ جب تک ہمارے ملک کا انگریز حاکم تھا انگریز اس بات کا ذمہ دار تھا کہ ہمارے ملک کی حفاظت کرے۔ جب تک انگریز حکمران تھا انگریز اس بات کا ذمہ دار تھا کہ اس ملک کی تجارت کو ترقی دے۔ اس ملک کی تعلیم کو ترقی دے۔ اس ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دے۔ اور اس ملک کی حکومت کو صحیح طور پر چلائے۔ مگر جب آپ لوگوں نے کہا کہ خدایا یہ بچہ ہمارا ہے یہ ہمیں دے دے اور خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دے دیا۔ تو اب اس بچہ کا کوئی اور ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔ صرف اور صرف آپ لوگ ہی اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ یہاں کا علم ترقی کرے۔ یہاں کی صنعت و حرفت ترقی کرے۔ یہاں کے لوگوں کی دینی حالت ترقی کرے۔ یہاں کے لوگوں کی اخلاقی حالت ترقی کرے۔ اور یہاں کی حکومت صحیح طور پر چلے۔ اسی طرح اب آپ ہی اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اگر کوئی دشمن آپ کے ملک پر حملہ آور ہو تو آپ خود اس کا دفاع کریں جب تک یہ بچہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس وقت تک خدا کا تھا۔ مگر جب اس نے یہ بچہ تم کو دے دیا تو

اب تمہارا کام ہے

کہ تم اس کی حفاظت کرو۔ اور اس کے لئے ان قربانیوں سے کام لو جو بچہ کی حفاظت اور نگہداشت کے سلسلہ میں کی جاتی ہیں۔ یہ حال

یہ سیدھی بات ہے کہ اگر آپ نے اس وقت سوچا ہوگا کہ پاکستان ہمیں ملنا چاہیئے۔ تو پھر یہ بھی سوچا ہوگا کہ اب وہ ساری ذمہ داری ہم کو لینی پڑے گی۔ جو پہلے انگریزوں پر ہوا کرتی تھی۔ پھر ہمیں یہ بھی سوچنا پڑے گا کہ بچے کی تربیت اور بڑے کی تربیت میں فرق ہوتا ہے ماں کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ اسے پہلے ہی دن روٹی پکا پکا کر کھلانی شروع کر دے۔ وہ جانتی ہے کہ کچھ مدت تک وہ میرا خون چوسے گا۔ یہ زمین کی روٹی بعد میں کھائے گا پہلے اسے مجھے اپنی چھاتیوں سے روٹی کھلانی پڑے گی۔ کیونکہ جب تک یہ جوان نہیں ہو جاتا وہ روٹی جو ایک جوان کھا سکتا ہے۔ یہ نہیں کھا سکتا اسی طرح ماں یہ بھی سمجھتی ہے کہ جب میرے گھر میں بچہ پیدا ہوا ہے۔ تو اب کوئی غیر شخص اس کی حفاظت نہیں کرے گا۔ غرض

یہ تین چیزیں ہیں

جن کے متعلق وہ فیصلہ کر لیتی ہے

(۱) ماں جانتی ہے کہ یہ بچہ پالنا پڑے گا۔

(۲) ماں جانتی ہے کہ یہ بچہ مجھے ہی پالنا پڑے گا۔

(۳) ماں جانتی ہے کہ اس کی پرورش میں مجھے وہ تمام طریقے اختیار کرنے پڑیں گے جن کے نتیجہ میں یہ جوان اور طاقتور بن جائے اور جب تک یہ بڑا نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک مجھے اور قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں گی جو ان قربانیوں سے مختلف ہوں گی۔ جو ایک بڑی عمر کے بچہ کے لئے کی جاتی ہیں۔ ایک عورت کا بچہ ۱۵ سال کا ہو اور ایک عورت کا بچہ ۲ مہینے کا تو کیا کوئی شخص اس عورت کو معقول کہہ سکتا ہے۔ جو اپنے دو مہینے کے بچہ کے منہ میں بھی روٹی ڈالے۔ اسے بھی کھانے کے لئے پلاؤ دے۔ اور دلیل یہ دے کہ چونکہ فلاں عورت کا ۱۵ سالہ بچہ بھی روٹیاں کھاتا ہے ہڈیاں چباتا ہے۔ اس لئے میں بھی اسے یہی چیزیں دوں گی۔ تم ایسی عورت کو کیا کہو گے۔ اگر پاگل نہیں تو بے وقوف ضرور کہو گے اسی طرح جو ملک جوان ہو چکا جو ملک طاقت پکڑ چکا۔ جو ملک قوت حاصل کر چکا۔ جس کی بنیادیں مضبوط ہو چکیں۔ اس کے افراد کو جن رنگ میں قربانیاں کرنی پڑیں۔ وہ ان قربانیوں سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ جو ایک ایسے

ملک کے افراد

کو کرنی پڑتی ہیں۔ جس کو نئی حکومت ملی ہو نئی حکومت کی مثال بالکل اس درخت کی سی ہوتی ہے۔ جس نے ابھی اپنی جڑیں نہیں پکڑیں ایک بڑے درخت کی کونپل جب زمین میں سے نکلتی ہے۔ تو اسے بکری بھی اپنے پاؤں

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کروائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

سے مسل سکتی ہے لیکن وہی بڑ کا درخت جب بڑا ہو جائے تو ایک بیل بھی ٹکر مارے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا بلکہ بڑے سے بڑا بھینسا بھی اسے ٹکر مارے تو وہ ہل نہیں سکتا پس محض اتنی مشابہت سے کام نہیں چل سکتا کہ فلاں خدمت میں ایسا ہوتا ہے اگر اس قسم کی مشابہت سے ہی نتائج اخذ کر لئے جائیں تو یہ طریق بالکل اس بیوقوف ماں کی طرح ہوگا جو اپنے دودھ پیتے بچے کو اس مشابہت کی بناء پر روٹی کھلانے لگ جائے کہ فلاں عورت کا پندرہ سالہ بچہ روٹی کھاتا ہے میں اپنے بچے کو کیوں نہ روٹی کھلاؤں۔

غرض ایک بہت بڑا فرق ہے

امریکہ۔ فرانس، انگلستان، روس اور جرمنی کی حکومتوں اور پاکستان کی حکومت میں اور وہ فرق یہ ہے کہ پاکستان بچہ ہے اور وہ جوان ہیں۔ جوانوں کے لئے اور قواعد ہوتے ہیں اور بچہ کے لئے اور قواعد ہوتے ہیں۔ جوان لڑکے کے لئے ماں رات کو نہیں جاگتی لیکن بچہ کے لئے ماں رات کو جاگتی ہے۔ جوان لڑکے کو ماں اپنی چھاتی سے دودھ نہیں پلاتی لیکن بچے کو وہ اپنا خون چوساتی ہے پس جب تک تم اُن ذمہ داریوں کو نہ سمجھو جو پاکستان کی طرف سے تم پر عائد ہوتی ہیں اس وقت تک تم محض ان مشابہتوں سے اپنے دلوں کو تسلی نہیں دے سکتے کہ امریکہ اور انگلستان اور فرانس اور جرمنی اور روس میں ایسا ہوتا ہے۔ میں تو اخبارات میں جب اس قسم کے مضامین پڑھتا ہوں کہ

امریکہ میں یوں ہوتا ہے

انگلستان اور فرانس میں یوں ہوتا ہے تو حیران ہو جاتا ہوں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ وہ چالیس سال کے مضبوط آدمی کی طرح ہیں اور پاکستان ابھی بچہ ہے۔ بہرحال ایک پاکستانی کو اور رنگ کی قربانی کرنی پڑے گی اگر وہ اپنے ملک کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور انگلستان کے آدمی کو اور رنگ کی قربانی کرنی پڑے گی اور پاکستان کے لوگ یہ چاہیں گے کہ وہ اتنی ہی قربانی کریں جتنی امریکہ اور انگلستان کے لوگ کر رہے ہیں تو یہ پاکستان کی دشمنی ہوگی۔ جس طرح وہ ماں جو اپنے دو مہینے کے بچے کو روٹی یا بوٹی کھلانا چاہتی ہے وہ اس کے ساتھ دشمنی کا اظہار کرتی ہے۔

اور باتوں کو جانے دو وہ زائد قربانیاں جو پاکستان کے لوگوں کو کرنی چاہئیں ان کو نظر انداز کر دو۔ وہ موٹی موٹی قربانیاں جن میں انگلستان اور امریکہ بھی شامل ہیں انہی کو لے لو اور پھر دیکھو کہ پاکستانی کیا کر رہے ہیں۔

یہ واضح بات ہے کہ

حکومتیں روپے سے چلتی ہیں

مگر جب پاکستان بنا تو شروع شروع میں تو ایک اندھیر مچ گیا۔ میں جب مشرقی پنجاب سے آیا تو ریلوے کے بعض بڑے بڑے افسر میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ وہ بغیر ٹکٹ لئے زبردستی ریل میں گھس آتے ہیں اور کہتے ہیں انگریز تو چلا گیا اب اپنی حکومت ہے اب ہم ٹکٹ کیوں خریدیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اب ہماری اپنی حکومت ہے مگر سوال یہ ہے کہ اپنی چیز کی زیادہ حفاظت کیا کرتے ہیں یا کم حفاظت کیا کرتے ہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی عورت کہے کہ میں فلاں بچہ کے سر پر نہیں بیٹھتی کیونکہ یہ کسی اور کا بچہ ہے میں تو اپنے بچہ کے سر پر بیٹھوں گی۔

یہ صاف بات ہے

کہ اگر وہ اپنے بچہ کے سر پر بیٹھے گی تو وہ مر جائے گا پس بیشک یہ درست ہے کہ اب ہماری اپنی حکومت ہے یہ بھی درست ہے کہ اب ہماری اپنی ریل ہے مگر اپنی حکومت اور اپنی ریل کو زیادہ بچایا کرتے ہیں یا زیادہ نقصان پہنچایا کرتے ہیں یا اپنا بچہ ہو تو ہم اس کی کم قدر کیا کرتے ہیں یا زیادہ قدر کیا کرتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دفعہ دو عورتوں میں جھگڑا ہو گیا ان کا خاوند کہیں باہر گیا ہوا تھا کہ اس کے جانے کے تھوڑے دنوں کے بعد ہی دونوں کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا۔ اس نے دو سال کے بعد واپس آنا تھا۔ یہ واضح بات ہے کہ واپسی پر وہ پہچان نہیں سکتا تھا کہ اس کا بچہ کونسا ہے اور اس کا بچہ کونسا ہے

اتفاق ایسا ہوا

کہ ابھی وہ گھر پر نہیں پہنچا تھا کہ ان دونوں عورتوں کو ایک شادی میں شریک ہونے کے لئے کہیں باہر جانا پڑا۔ راستہ میں جنگل آتا تھا وہ جا رہی تھیں کہ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کا بچہ اٹھا کر لے گیا جس عورت کا بچہ بھیڑیا اٹھا کر لے گیا اس نے سمجھا کہ جب میرا خاوند گھر میں آیا اور اس نے دیکھا کہ دوسری عورت کا تو بچہ ہے اور میرا کوئی بچہ نہیں تو اس کی محبت مجھ سے کم ہو جائیگی اور دوسری عورت سے زیادہ محبت کرنے لگ جائے گا۔ وہ چالاک عورت تھی اس خیال کے آتے ہی اس نے دوسری عورت کا بچہ اٹھا لیا اور کہنے لگی یہ میرا بچہ ہے۔ بھیڑیا تیرا بچہ اٹھا کر لے گیا ہے۔ اس پر ان دونوں کی آپس میں خوب لڑائی ہوئی ایک کہتی کہ یہ میرا بچہ ہے اور دوسری کہتی کہ یہ میرا بچہ ہے وہ اس جھگڑے کو کئی قاضیوں کے پاس لے کر گئیں مگر کوئی شخص یہ فیصلہ نہ کر سکا کہ بچہ کی اصل ماں کونسی ہے۔ آخر چلتے چلتے یہ مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچا حضرت سلیمان علیہ السلام کو بھی پتہ لگ گیا کہ اس اس طرح کا ایک مقدمہ عدالتوں میں چل رہا ہے۔ مگر ابھی تک اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ وہ نوجوان تھے اور نوجوانی میں جوش زیادہ ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد کو کہلا بھیجا کہ یہ مقدمہ میری عدالت میں بھجوا دیا جائے۔ میں اس کا فیصلہ کر دوں گا۔ انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ان دونوں عورتوں کو بھجوا دیا۔ جب یہ ان کے پاس گئیں اور اپنے جھگڑے کی تفصیل بیان کی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا معلوم نہیں وہ کیسے قاضی تھے جن کے پاس یہ مقدمہ جاتا رہا۔ اور وہ اس کا فیصلہ نہیں کر سکے۔ یہ ایک سیدھی سادی بات ہے۔ جب ہمیں اس بات کا پتہ نہیں لگ سکتا کہ یہ بچہ کس عورت کا ہے۔ تو

انصاف کا تقاضا یہ ہے

کہ اس بچہ کو دونوں میں آدھا آدھا بانٹ دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے حکم دیا کہ چھری لاؤ میں ابھی اس بچہ کو کاٹ کر ان میں آدھا آدھا تقسیم کر دیتا ہوں۔ جب انہوں نے کہا چھری لاؤ میں اس بچہ کو کاٹ کر دونوں میں تقسیم کر دوں تو جس کا بچہ بھیڑیا اٹھا کر لے گیا تھا وہ کہنے لگی خدا آپ کا بھلا کرے کیسے انصاف کی بات ہے جو آپ نے کہی مگر جس کا بچہ تھا وہ کہنے لگی حضور میں نے جھوٹ بولا ہے یہ بچہ میرا نہیں اسی کا ہے بے شک اسی کو دے دیا جائے۔ آخر اس کی ماممتا تھی۔ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تدبیر کو نہ سمجھی۔ اس نے خیال کیا کہ یہ سچ مچ اس کے دو ٹکڑے کرنے والے ہیں۔ اس پر اسے خیال آیا کہ بچہ خواہ مجھے نہ ملے یہ کم از کم جیتا تو رہے۔ چنانچہ اس نے بڑی لجاجت سے کہا کہ حضور بچہ اسے ہی دے دیں۔ میں نے جھوٹ بولا تھا کہ یہ میرا بچہ ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام سمجھ گئے اور انہوں نے وہ بچہ اس کے سپرد کر دیا جو حقیقی ماں تھی اور دوسری عورت کو سزا دی تو مائیں بعض دفعہ اپنا حق بھی قربان کر دیتی ہیں۔ مگر یہ نہیں چاہتیں کہ ان کا بچہ ہلاک ہو۔ اگر پاکستان واقعہ میں تمہارا ہے تو پھر تمہیں اس کی مضبوطی کے لئے قربانیاں بھی کرنی پڑیں گی۔ صرف یہ کہہ کر تم اُن قربانیوں سے آزاد نہیں ہو سکتے کہ یہ ہماری چیز ہے ہم اسے جس طرح چاہیں رکھیں بلکہ ہماری چیز کے معنے یہ ہیں کہ تمہیں دوسروں سے زیادہ قربانیاں دینی پڑیں گی۔ یہ تو میں نے ایک مثال دی ہے اس کے علاوہ اور بھی بیسیوں مثالیں ہیں

یہ زمینداروں کا ضلع ہے

اور زمیندار اپنے ٹیکس کو بچا نہیں سکتا کیونکہ گورنمنٹ جانتی ہے کہ اس کے پاس اتنی زمین ہے اور اتنا اس کا معاملہ ہے گورنمنٹ کا ملازم بھی پکڑا جاتا ہے کیونکہ گورنمنٹ اسے تنخواہ دے رہی ہوتی ہے اور وہ جانتی ہے کہ اسے کتنی تنخواہ ملتی ہے۔ لیکن باقی لوگ ٹیکسوں میں برابر کھینچا تانی کرتے رہتے ہیں۔ انگریز کے وقت تو ایک ہندوستانی کہہ سکتا تھا کہ انگریز حکمران ہے میں اسے روپیہ کیوں دوں۔ لیکن اب تو پاکستان تمہارا اپنا بچہ ہے اپنے بچے کے لئے تمہیں لازماً قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اور لازماً اپنا روپیہ خرچ کرنا پڑے گا اگر روپیہ نہیں ہوگا تو فوجیں کس طرح رکھی جا سکیں گی۔ اور حکومت کے انتظامات کس طرح چلائے جائیں گے۔ مگر باوجود اسکے کہ اب حکومت اپنی ہے اور اپنی چیز کے لئے زیادہ قربانیاں کرنی چاہئیں۔ تاجر وہی ہیرا پھیرا کر رہے ہیں۔ جو پہلے کیا کرتے تھے۔ مثلاً سیلز ٹیکس کو ہی لے لو میں نے دیکھا ہے بہت کم تاجر ہیں جو سیلز ٹیکس لگاتے ہیں اور گاہک پر سیلز ٹیکس نہ لگانے کا احسان رکھکر اپنی چیزیں نہایت گراں قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں۔ ابھی لاہور سے آتے وقت میں نے بازار سے ایک چیز منگوائی۔ جب مجھے اس کی قیمت بتائی گئی تو میں نے کہا کہ

قیمت بہت زیادہ ہے

اس پر آدمی پھر دکاندار کے پاس گیا مگر اس نے واپس آکر کہا کہ دکاندار کہتا ہے میں سیلز ٹیکس اپنے پاس سے دے دونگا قیمت اس سے کم نہیں ہو سکتی۔ میں نے کہا یہ تو وہی بات ہوئی کہ حلوائی کی دکان اور دادا جی کا فاتحہ

سیلز ٹیکس تم مجھ سے لو

مگر یہ دھوکہ بازی نہ کرو۔ غرض تاجر کا عام طریق یہی ہے وہ گاہک کو بھی خوش کر لیتا ہے۔ کیونکہ سیلز ٹیکس کھاتے ہیں نہیں چڑھاتا۔ اور چیز بھی نہایت گراں قیمت پر فروخت کر دیتا ہے گورنمنٹ کا اندازہ یہ تھا کہ سیلز ٹیکس سے اسے سات سے دس کروڑ تک روپیہ وصول ہوگا لیکن پچھلے سال اس کی ساری وصولی اڑھائی کروڑ روپیہ کی ہوئی ہے گویا ساڑھے آٹھ کروڑ روپیہ تاجر اڑا گیا اور دوسرے ٹیکسوں کی بھی یہی حالت ہے وہ یہ سمجھتے ہی نہیں کہ اگر یہ چیزیں نہ ہوں گی اور خدانخواستہ کسی وقت دشمن آگیا تو وہ کس پر حملہ کرے گا کیا وہ پاکستان پر نیزہ مارے گا پاکستان تو ایسی چیز نہیں جسے ہندو اور سکھ نیزے مار سکیں ہندو اور سکھ اگر پاکستان میں داخل ہوئے تو وہ پاکستان میں نیزہ نہیں ماریں گے وہ تمہارے سینوں میں نیزہ ماریں گے پس اس کے لئے اگر کوئی قربانی کروگے تو اس کا فائدہ تمہیں ہی پہنچے گا نہ کروگے تو اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی جو کچھ تکلیف پہنچے گی وہ تمہیں پہنچے گی۔ اسی طرح علمی ترقی ہے علمی طور پر بھی

ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیئے

کہ ہم اپنے معیار کو بڑھائیں اگر پاکستان بن جانے کے بعد بھی یہاں کے لوگ اسی طرح جاہل رہیں جس طرح نیپال وغیرہ کے لوگ ہیں تو پاکستان کی دنیا میں کیا عزت ہو سکتی ہے اور علمی ترقی کالجوں اور سکولوں سے ہوتی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ اب بھی ہمارے نوجوان کھیل کود اور لغویات میں اپنا وقت گذار رہے ہیں اگر یہی حال رہا تو پھر ہمارے ملک کی ترقی کی کیا صورت ہوگی محض پاکستان کا نام تو کوئی ایسی چیز نہیں جس سے اسے عزت حاصل ہو سکے پاکستان کو عزت اسی طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ دنیا کی تمام قومیں اس کا احترام کرنے پر مجبور ہوں اور یہ نہیں ہو سکتا جب تک ہمارے سکول کا ہر لڑکا یہ فیصلہ نہ کرے کہ وہ کوشش کرکے اور رات اور دن پڑھائی کرکے ایسے مقام پر کھڑا ہونے کی کوشش کرے گا کہ دنیا اسے رشک کی نگاہوں سے دیکھنے لگ جائے اس طرح یہ نہیں ہو سکتا جب تک ہمارے کالج کا ہر لڑکا یہی کوشش نہ کرے اور رات اور دن اپنی تعلیم کو ترقی دینے کی جدوجہد نہ کرے گا۔

حالت یہ ہے

کہ بجائے اپنے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے ہمارے نوجوان سینما میں جاتے ہیں گندے گیت گاتے ہیں اور اپنا روپیہ کھیلوں اور دوسری لغویات میں ضائع کر دیتے ہیں کیا یہ پاکستان کو ترقی دینے والی چیزیں ہیں یا اس کی عزت کو کم کرنے والی چیزیں ہیں اگر ہمارا مقصد پاکستان کو ترقی دینا ہے تو جب تک ہمارا نوجوان دنیا کے نوجوانوں کے برابر کھڑا نہ ہو جائے پاکستان کو کوئی عزت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ہمارا نوجوان ہر قسم کے علوم میں دوسروں سے آگے نہ نکل جائے تو اس وقت تک وہ دوسروں کا راہنما نہیں بن سکتا یہ کام بہرحال نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے اور اس کی طرف وہ جتنی توجہ کریں کم ہے اب پہلا زمانہ نہیں رہا اب

ہمیں اپنی زندگیاں بدلنی پڑیں گی

ہم نے خود کہا تھا کہ خدایا ہمیں یہ چیز دے اب اس چیز کو صحیح طور پر قائم رکھنا اور اسے بڑھانا ہمارے ہاتھ میں ہے اگر ہم اپنے فرائض کو نہیں سمجھیں گے تو ہم شرمندہ ہوں گے اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے تمہیں ایک بچہ دیا میں نے تمہیں تمہارے مطالبہ پر بچہ دیا مگر تم نے اسے ضائع کر دیا۔ یہ امر یاد رکھو کہ

آزادی کے معنے

خالی حکومت کے نہیں بلکہ اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کرنے کے ہیں جن سے وہ ملک طاقت حاصل کرلے اس وقت یورپ میں بھی بعض ایسے علاقے ہیں جن کی کوئی طاقت نہیں جیسے ناروے ہے، سویڈن ہے یا پہلے رومانیہ اور بلغاریہ ہوا کرتے تھے انہیں آزادی تو حاصل ہے مگر طاقت کچھ نہیں لیکن امریکہ اور انگلستان اور فرانس اور روس یہ ایسی حکومتیں ہیں جن کو طاقت حاصل ہے۔ اگر آپ لوگ بھی

اپنے ملک کو

مردنگ میں آگے نہیں بڑھائیں گے تو یہ آزادی ایک کھلونا بن کر رہ جائے گی۔

(باقی ہے)

حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ کا ورودِ کراچی

سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر نہایت پر اثر تقاریر۔ لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) مورخہ ۱۷ نومبر کو لجنہ اماء اللہ کراچی کی درخواست پر بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے گئیں لجنہ اماء اللہ کراچی نے ہوائی اڈہ پر تپاک خیر مقدم کیا۔

مورخہ ۱۸ نومبر کو آپ نے ناصرات الاحمدیہ کراچی کے دوسرے سالانہ اجتماع سے خطاب فرمایا اور علمی و دینی مقابلہ جات میں اول دوم سوم آنے والی بچیوں کو اپنے دست مبارک سے انعامات مرحمت فرمائے

۱۹ نومبر کو آپ نے محترمہ بیگم شاہنواز صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کی کوٹھی میں ڈیڑھ صد معزز غیر احمدی خواتین کے ایک اجتماع سے خطاب فرمایا اس موقعہ پر آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر قریباً ایک گھنٹہ تک نہایت پر اثر تقریر فرمائی جو اول سے آخر تک کامل انہماک اور گہری دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔

اسی دن پچھلے پہر احمدیہ ہال میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں جماعت کراچی کی مستورات کثیر تعداد میں شامل ہوئیں اس جلسہ میں بھی حضرت سیدہ ممدوحہ نے تقریر فرمائی۔

۲۰ نومبر کو آپ نے لجنہ اماء اللہ کراچی کے سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمایا اور اپنی تقریر میں کراچی کی احمدی مستورات کو نہایت قیمتی ہدایات سے نوازا۔ اس اجتماع میں معیار اول و دوم کی تقاریر کے علاوہ انگریزی تقاریر کے مقابلے بھی ہوئے اور آخر میں آپ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

الغرض حضرت سیدہ موصوفہ کا یہ سفر ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا اور آپ کے شب و روز بڑی اہم دینی مصروفیات سے معمور رہے۔ الحمد للہ۔

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ عزیزہ زبیدہ بیگم اہلیہ بابو رحمت اللہ خاں صاحب ملتان چھاؤنی قضائے الٰہی سے ۲۳/۱۱/۶۲ بروز جمعہ فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ بچوں کی اعلےٰ تربیت کرنے والی کم گو۔ سلیقہ شعار تھیں۔ ہمارے خاندان میں عرصہ ۲/۱-۳ ماہ میں یہ پانچواں حادثہ مرگ ہے اللہ تعالےٰ فضل و رحم فرمائے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ سب متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہے آمین اللّٰھم آمین۔

(ڈاکٹر عبد الستار شاہ پنشنر۔ دار الرحمت غربی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

دنیا کی تقریباً پچاس زبانوں میں تقاریر

حسب سابق امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقع پر مورخہ ۲۶/۱۲/۶۲ بروز بدھ بوقت سات بجے شام دنیا کی تقریباً پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر کرانے کا انتظام کر رہی ہے۔ جو دوست اس موقع پر کسی زبان میں تقریر کرنا چاہتے ہوں وہ خاکسار سے رابطہ پیدا کریں۔ تقریر کے لئے ایک اقتباس دیا جائے گا جو دو منٹ سے زیادہ نہ ہوگا۔

مذکورہ اقتباس کے متعلقہ زبان میں ترجمہ کی ایک نقل مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو اجلاس سے ایک ہفتہ قبل تک بھجوانا لازمی ہوگا۔

(والسلام خاکسار محمد اعظم مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میری بچی قدسیہ رشیدہ بعمر ۲/۱-۲ سال بعارضہ نمونیہ اور اسہال شدید بیمار ہے تمام بہنیں بھائی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میری بچی کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (شیخ جمیل احمد رشید۔ لاہور)

۲۔ بندوق چلاتے ہوئے میری آنکھ پر چوٹ آئی ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے (شاہ حسین بنی بکالر ربوہ)

۳۔ خاکسار کے خسر قریشی عبد الغنی صاحب گلاس فیکٹری قادیان والے چار پانچ روز سے سخت بیمار رہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انھیں جلد سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (خاکسار فتح محمد دار النصر ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کی مالی اعانت گراں بہا دینی خدمت ہے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب پسر مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم آف افریقہ۔
ساکن گوجرانوالہ حال مقیم کراچی نے لکھا ہے کہ میری والدہ محترمہ مسماۃ برکت بی بی عرف جیوال بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم آف افریقہ عرصہ تین سال ہوئے وفات پاگئیں ہیں مرحومہ کے نام پر تعاون کمیٹی زیر انتظام مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کے سلسلہ میں جو رقم ملنے والی ہے وہ مجھے دی جائے کیونکہ میرے سوا مرحومہ کا اور کوئی وارث نہیں۔

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے!

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان ــ انسپکٹر وقف جدید

میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر وقف جدید جہاں کہیں ہوں یہ اعلان پڑھ کر واپس ربوہ آجائیں آخری رپورٹ ان کی طرف سے لیہ ضلع مظفر گڑھ سے وصول ہوئی ہے۔ کسی اور دوست کو ان کا پتہ ہو تو وہ انھیں اطلاع کر دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظم مال وقف جدید)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۳ نومبر ۶۲ء کے صفحہ ۶ پر جو فہرست مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے وعدہ فرمانے والے مخلصین شائع ہوئی ہے اس کے شمار ۱۲۴ میں غلطی ہوگئی ہے صحیح نام حسب ذیل ہے:۔

"مکرم کیپٹن رحمت علی صاحب راولپنڈی منجانب والدہ ماجدہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"!

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

حبّ اٹھرا کے پوتے

نہیں اب تو اس کے پڑپوتے بھی دیکھنے میں آنے لگے ہیں
حب اٹھرا کے طفیل اللہ پاک نے جن بچوں کو زندگی دی تھی،
آج وہ پوتوں والے ہو چکے ہیں کیونکہ اس سال خود

حب اٹھرا کی عمر

اکیاون سال ہو رہی ہے اسے ۱۹۱۱ء میں

حکیم نظام جان صاحب نے جاری کیا تھا

دمہ دم دے نال

یہ عام لوگوں کا خیال ہے لیکن نادر تریاق دمہ نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے
قیمت مکمل کورس دو ماہ ۱۲/۵۰
قیمت کورس ایک ماہ ۶/۷۵ علاوہ محصولڈاک
نادر دواخانہ نزد چونگی دار الصدر ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر معظم عالمی عدالت انصاف ہیگ کے سابق نائب صدر ہزایکسی لینسی

جسٹس ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تصدیق نامہ

مکرمی جناب حکیم مبارک احمد خان صاحب عرصہ چودہ پندرہ سال سے طبیہ عجائب گھر کو خوبی اور تندہی سے چلا رہے ہیں اور اس ادارہ سے یونانی ادویہ اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت خالص دستیاب ہوسکتی ہیں، طبیہ عجائب گھر اعلیٰ پیمانے پر خدمت خلق بجالاتا ہے اور رفاہ عام کا ایک اہم شعبہ ہے جس پر حکیم مبارک احمد خان صاحب بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس چیف میڈیکل آفیسر **فضل عمر ہسپتال** تحریر فرماتے ہیں: "میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں اور اپنے مریضوں کو استعمال کرائے ہیں ان کو بے حد مفید پایا ہے"۔ **سونے کی گولیاں** ۔ بیش قیمت مفید اجزاء کا مرکب ہے پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ یوریٹ البیومن اور شکر کا قلع قمع کرتی ہیں۔ پیشاب کے دیگر معروف امراض۔ امراض صفراء امراض بلغم کو رفع کرتی ہیں عورتوں اور مردوں کے کثرت پیشاب کے عارضہ کے لئے از حد مفید ہے کمزور مریضوں کو مضبوط اور توانا بنا دیتی ہیں۔ طاقت وقوت چہرے کی خوبصورتی خزانہ قوت زندگانی کو بڑھاتی ہیں ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ قیمت ایک ماہ کورس چودہ روپے دو ہفتہ کا کورس سات روپے آٹھ آنے ایک ہفتہ کا کورس تین روپے بارہ آنے۔

طبیہ عجائب گھر امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

نور کاجل امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے

محترم قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی سائیکل سیاح فرماتے ہیں:۔

"عاجز نے نور کاجل خود استعمال کیا جس سے میری آنکھوں کو بہت فائدہ ہوا۔ خارش پانی بہنا اور دھند کی تکلیف بالکل دور ہوگئی میں نے ہر جگہ لوگوں کو اس کی تعریف کرتے پایا"

نور کاجل آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر ہے جو بچوں عورتوں مردوں سب کی آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ فی شیشی سوا روپیہ۔ دس آنہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

GERMNOX

جراثیم کش بدبو کو دور کرنے والا بہترین فینائل بازار کی ایک گیلن عام فینائل سے "جرم ناکس" کی ایک پونڈ کی بوتل زیادہ طاقت رکھتی ہے ہر قسم کی بیماریوں سے بچنے کیلئے یہ بہترین فینائل گھر کی صفائی کے لئے باقاعدہ استعمال کیجئے، اپنے شہر کے دکاندار سے چھ اونس اور پونڈ کی بوتل میں حاصل کیجئے،

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

دانتوں کا ہسپتال

بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں سونے چاندی کی کھوڑیں بڑی احتیاط سے بھری جاتی ہیں اور جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں دانتوں کی صفائی تسلی بخش کی جاتی ہے آزمائش شرط ہے بے نظیر ٹوتھ پوڈر دانتوں کا محافظ ہے جو کہ ادویات سے تیار کیا جاتا ہے ایک روز کے استعمال سے آپ کو اس کے مفید نتائج کا یقین ہو جانے گا قیمت فی شیشی ۸ ر

شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ
غلہ منڈی ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

—— نیویارک ، ۲۶ نومبر۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ ہندوستان کو چاہیئے کہ پاکستان سے سمجھوتے کے لئے اپیل کرے۔ اس نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے سیاسی اور اقتصادی استحکام کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاکستان سے مصالحت کرے لیکن افسوس ہے کہ اس نے پاکستان سے اچھے تعلقات قائم کرنے کی بجائے اپنی بہترین فوجوں کو پاکستان کے خلاف لگا رکھا ہے۔ اس نے لکھا ہے اگر ہندوستان پاکستان سے دوستانہ اور پرامن تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے کشمیر کے مسئلہ کا تصفیہ کرنا ہوگا۔ اس نے لکھا ہے کہ اس وقت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ہندوستان جتنی بھی جلد ممکن ہو پاکستان سے بہتر ہمسائیگی کے تعلقات قائم کرے۔

—— میانوالی ۔ ۲۶ نومبر کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ نے کل یہاں یہ اعلان کیا کہ پاکستانی افواج ہر قسم کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

انہوں نے بھرتی کے میلے اور سابق فوجیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جدید اسلحہ کے استعمال کے باعث سابق فوجیوں پر یہ لازم ہو گیا ہے وہ اپنے بچوں کو بہترین تعلیم دلائیں تاکہ نئی نسل دنیا کی ترقی یافتہ اقوام سے پیچھے نہ رہے۔ انہوں نے سابق فوجیوں کو بتایا کہ آپ کے ریٹائر ہونے کے بعد سے زبردست تبدیلیاں ظہور پذیر ہوئی ہیں۔

—— لندن ، ۲۶ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز جو اس نازک وقت میں ہندوستان کی مدد کے لئے دہلی گئے ہیں۔ منگل یا بدھ کو پنڈی پہنچیں گے۔

مسٹر سینڈز کو مکمل اختیار دے کر بھیجا گیا ہے برطانوی کابینہ کے قریبی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ انہیں یہ بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ پاکستانی رہنماؤں سے گفتگو کے دوران نہایت سخت رویہ اختیار کریں۔ مسٹر سینڈز صدر ایوب سے ملاقات کر کے انہیں ہندوستان اور چین کے سرحدی تنازعہ کے متعلق برطانیہ کے خیالات سے آگاہ کریں گے اور صدر پاکستان پر یہ واضح کریں گے کہ پاکستان پسند کرے یا نہ کرے۔ برطانیہ ہر حالت میں ہندوستان کی مدد کرے گا۔ کیونکہ اس ملک سے ان کے گہرے مفاد وابستہ ہیں۔ جنہیں نظر انداز کرنا انتہائی خطرناک ثابت ہوگا۔

—— نئی دہلی ۔ ۲۶ نومبر امتناعی پولیس نے ایک چینی باشندے کو ہندوستان کے خلاف سرگرمیوں کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ نئی دہلی میں گرفتار کیا جانے والا یہ پہلا چینی باشندہ ہے۔

—— نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مسٹر نہرو نے پاکستان سے جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کی جو پیشکش کی تھی۔ وہ آج بھی قائم ہے۔ یہ بات انہوں نے پاکستان کو چین کی طرف سے جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کی پیشکش پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔

—— نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ نئی دہلی کے گلی کوچے جہاں کبھی "ہندی چینی بھائی بھائی" کے نعرے لگا کرتے تھے آج "ہندی امریکی بھائی بھائی" کے نعروں سے گونج رہے ہیں۔

پرسوں جب امریکی طیاروں کے ہوائی باز ہوائی اڈے سے باہر آئے تو لوگوں نے انہیں دیکھ کر چینی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرہ کیا اور یہ نعرے لگائے کہ امریکی ہماری مدد کے لئے آ گئے ہیں۔ اب چو این لائی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

—— نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کنیڈا نے حال ہی میں ہندوستان کو جو ڈاکوٹہ طیارے دیئے تھے۔ وہ تحفہ کے طور پر دیئے گئے تھے۔ نہرو نے کنیڈا کو اس عطیہ پر شکریہ کا پیغام بھیجا ہے۔

—— نئی دہلی ۔ ۲۶ نومبر۔ ٹریبیون نے لکھا ہے کہ روس سے جن طیاروں کے ملنے کی توقع تھی وہ یقینی طور پر دسمبر میں نہیں ملیں گے۔ ماسکو کی اطلاعات کے مطابق ٹریبیون نے کہا ہے کہ روسی حکام نے ایم آئی جی طیارے ہندوستان کو مہیا کرنے کے سوال پر نئے سرے سے غور کیا ہے۔ کیونکہ چینی حکومت کو اس پر سخت دباؤ پڑ رہا ہے۔ نئی دہلی میں اس خبر پر سرکاری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔

—— نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ سٹیٹسمین نے لکھا ہے کہ کانگریس پارٹی کی مجلس عاملہ اپنے ممبروں کو ہدایت کرنے والی ہے کہ وہ پارٹی کے لیڈروں پر نکتہ چینی نہ کریں۔ اس ہدایت کا مقصد بظاہر یہ ہے کہ کانگریسیوں میں لیڈروں بالخصوص نہرو پر نکتہ چینی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکا جائے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ پارٹی کی مجلس عاملہ ایک دو روز میں یہ انتباہ کرنے والی ہے کہ حکومت کانگریس کے لیڈروں پر نکتہ چینی کرنے والے کانگریسیوں کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے گی۔ سیاسی حلقوں نے اس مجوزہ پابندی کی مذمت کی ہے

درخواست دعا

اخویم مکرم بابو عبدالحلیم صاحب دفتر خزانہ صدر انجمن کی چھوٹی صاحبزادی عزیزی عذرا نسرین ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہے۔ بزرگان دین اور دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ماسٹر محمد مولا داد
سیکرٹری مال محلہ دارالیمن ۔ ربوہ

فون نمبر ۲۲۵ تار کا پتہ مبشر پراپرٹی لاہور

یونٹ کلیم
اور
جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
مبشر پراپرٹی ڈیلر
سیالکوٹ شہر کو یاد رکھیں

حب اٹھرا
مرض اٹھرا کے علاج کے لئے اکسیر دوا ہے
دواخانہ خدمت خلق سے حاصل کریں۔

نامور طبیب اور ڈاکٹر عالمی شہرت رکھنے والی اور بزرگ ہستیاں جس ادارہ کی ادویات استعمال کرنیکی سفارش کرتے ہیں

حب جند
وہم گھبراہٹ نیند نہ آنا ۔ بے چینی مالیخولیا اور اعصابی کمزوری کا علاج ۔

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۰۰-۵	۴۵-۷	۱۵-۶	۰-۹ بھیرہ کیلئے
۲	۳۰-۷	۳۰-۱۱ اور یا خان	۰۰-۱۱	۰-۲ جوہرآباد
۳	۳۰-۱۰	۴۵-۲	۴۵-۲	۰-۷ بھیرہ کیلئے
۴	۱۵-۱۲	۴۵-۵	بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں ۔ اڈہ انچارج	
۵	۱۵-۳	۴۵-۷		
۶	۱۵-۶	۳۰-۱۰		

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کیلئے بے حد مفید ہے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ ۔ کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کیوریٹو = CURATIVE
زکام۔ کھانسی۔ بخار۔ انفلوائنزہ۔ نمونیہ۔ سردرد۔ کان درد۔ دانت درد۔ سینہ کا درد اور سردی سے پیدا ہونیوالی تمام شدید امراض کے لئے "کیوریٹو" ایک مجرب دوا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۸ خوراک ۱۳ پیسے فی اونس (۱۰۰ خوراک) ۲ روپے ۔ ۲ فی ڈرام (۱۲ خوراک) ۲۰ پیسے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ ★ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر

بھارت کو اسلحہ مہیا کر کے مغربی طاقتیں ایشیا کو جنگ کا اکھاڑہ بنانا چاہتی ہیں

"پاکستان چین کے خلاف جارحانہ کارروائی میں بھارت کی مدد نہیں کریگا" ارکان اسمبلی کی تقریریں

راولپنڈی ۲۷ نومبر وزیر صنعت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل قومی اسمبلی کو بتایا کہ پاکستان چین سے غیر مشروط دوستی کا خواہاں ہے اور وہ اپنی دوستی کی سودے بازی نہیں کرے گا، خارجہ پالیسی پر عام بحث کے دوسرے روز کل تمام مقررین نے بھارت کو مغربی ملکوں کی فوجی امداد کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ امریکہ اور برطانیہ بھارت کو اسلحہ مہیا کر کے ایشیا میں ایک بڑا محاذ جنگ کھولنا چاہتے ہیں۔ یہ ممالک چاہتے ہیں کہ ایشیا کے باشندے ایک دوسرے کا گلا کاٹیں۔

قومی اسمبلی کو بتایا گیا کہ پاکستان، چین کے خلاف جارحیت میں بھارت کا ساتھ نہیں دے گا۔ آٹھ میں سے چھ مقرروں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان فوجی معاہدوں سے الگ ہو جائے اور چین سے اور قریبی تعلقات استوار کرے۔ ایک رکن نے تجویز پیش کی کہ چین سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا جائے، ایک اور رکن نے چین سے دوستی کا خاص معاہدہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ قومی اسمبلی کے ایک رکن نے مطالبہ کیا کہ پاکستان بھارت کو مغربی ملکوں سے اسلحہ کی ترسیل روکنے کے اقدامات کرے۔ ایک رکن نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک اسلامی دولت مشترکہ قائم کی جائے اور اس کا آغاز پاکستان ایران اور ترکیہ کے وفاق سے کیا جائے۔ ایک رکن نے کہا کہ پاکستان کو بھارت سے دوستی کا خیر مقدم صرف اس صورت میں کرنا چاہیئے جب بھارت آئندہ چھ ماہ کے اندر اقوام متحدہ کے تحت کشمیر میں استصواب پر رضامند ہو جائے مسٹر بھٹو نے اس بات کی تردید کی کہ پاکستان اس بات پر تیار ہو جائے گا کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے بعد بھارت پاکستان کی سرحدوں پر متعین اپنی فوجوں کو چین کے خلاف بھیج دے۔ آپ نے کہا پاکستان چین سے غیر مشروط دوستی کا خواہاں ہے۔ وہ اپنی دوستی کا سودا نہیں کرے گا۔ چین سے دوستی پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک بنیادی اصول ہے۔

قومی اسمبلی کا ہنگامی اجلاس ۳۰ نومبر تک جاری رہے گا۔

انحادی ہو۔ اس کے دو نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں پہلا یہ کہ بھارت اور چین باہمی طور پر اپنے اختلافات طے کر لیں۔ اور دوسرا یہ کہ پنڈت نہرو، سرزمین بھارت پر شکست کھانے کے بعد جزائر انڈیمان میں حکومت قائم کریں۔

"مغربی طاقتوں نے جنگ کی آگ بھڑکانے کی کوشش کی"

دو مصری اخباروں کا تبصرہ

قاہرہ ۲۷ نومبر۔ یہاں کے دو ممتاز اخباروں نے چین کی رضاکارانہ جنگ بندی پر تبصرہ کرتے ہوئے مغربی ممالک کی طرف سے بھارت کو اسلحہ کی سپلائی کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان ملکوں نے مسئلہ کو حل کرنے کی بجائے جنگ کی آگ کو بھڑکانے کی کوشش کی ہے اخبارات نے مزید لکھا ہے کہ "بھارت اور چین کے تنازعہ سے مغربی طاقتوں نے جس طرح فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اس سے تنازعہ ختم ہونے کی بجائے مزید پیچیدہ صورت اختیار کرے گا اور ایک ایسا ماحول پیدا ہو جائے گا جو ہر وقت جنگ کو دعوت دیتا رہے گا۔

"المسا" کے تبصرہ نگار نے لکھا ہے کہ "غیر جانبدار ممالک کے برعکس، امریکہ اور برطانیہ نے اپنی فوجیں جس طرح بھارت بھیجی ہیں کہ وہ جنگ میں شریک ہوں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بڑی طاقتوں نے تنازعہ کے پُرامن حل کی کوئی کوشش نہیں کی"

"الجمہوریہ" نے اپنے ۲۳ نومبر کے شمارے میں لکھا ہے "توقع تھی کہ چین کے اعلان جنگ بندی سے جنگ کا دروازہ بند ہو جائے گا لیکن مغربی طاقتوں کی پالیسی نے اس مسئلہ کے حل میں رکاوٹ پیدا کر دی ہے۔

پنڈت نہرو جزائر انڈیمان میں پناہ لیں گے

راولپنڈی ۲۷ نومبر۔ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے رکن چوہدری فضل الٰہی نے آج قومی اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں عام بحث کے دوران تقریر کرتے ہوئے کہا ممکن ہے چین اور بھارت میں سرحدی تنازعہ بالآخر ایسی صورت حال پیدا کرے کہ پنڈت نہرو کو بھی جزائر انڈیمان میں پناہ لینی پڑے جس طرح ان کے دوست جنرل چیانگ کائی شیک کو فارموسا میں پناہ لینی پڑی تھی۔ آپ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ موجودہ سرحدی تنازعہ ایٹمی جنگ کی صورت اختیار کر سکتا ہے جس میں امریکہ بھارت کا اتحادی اور روس چین کا

درخواست دعا

مکرم مسعود احمد صاحب خورشید (ابن محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری) کراچی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ محترمہ تا حال بہت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی والدہ صاحبہ محترمہ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین۔

سیرت حضرت میرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات والا صفات ہر احمدی کے لئے لائق صد احترام ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ سیرت پر ایک کتاب شائع کی ہے، جو انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

اس کتاب میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور دیگر بزرگان و علماء سلسلہ کے قیمتی مضامین بھی شامل ہیں

خاکسار۔ مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

[redacted]

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے پرسنٹیج ریٹ پر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کے مطابق سر بمہر ٹنڈرز بر دستخطی مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بعوض ایک روپیہ فی کاپی ۷ر دسمبر ۱۹۶۲ء کے ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ یہ اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
۱	درجہ سوم کے سٹاف کوارٹروں کی بہ تفصیل ذیل تعمیر (i) سوہدرہ کوپرا میں ایک یونٹ، Q-2 (ii) نارووال میں دو یونٹ، Q-2 (iii) گجرات میں دو یونٹ Q-2 (iv) اور وزیر آباد میں دو یونٹ در ایک یونٹ Q-2 اور ایک یونٹ Q-2 (پروگرام برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء)	روپے ۳۶۰۰۰/-	روپے ۱۰۰۰/-	چار ماہ
۲	شاہدرہ لالہ موسیٰ سیکشن میں شکستہ کوارٹروں کی تبدیلی کے سلسلہ میں بہ تفصیل ذیل ۱۴ یونٹ Gang huts کی تعمیر (پروگرام ۶۳-۱۹۶۲ء) (i) پی ڈبلیو آئی گوجرانوالہ: ۷ یونٹ گینگ نمبر ۱ و ۲ (ii) پی ڈبلیو آئی وزیر آباد: ۷ یونٹ گینگ نمبر ۲۲ و ۲۳	۲۲۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۳	مندرجہ ذیل اسٹیشنوں پر درجہ چہارم کے ۲۶ ٹائپ سٹاف کوارٹروں کی تعمیر (پروگرام سال ۶۳-۱۹۶۲ء) گجرات ۲ یونٹ۔ ہریا پور بند ۶ یونٹ۔ وزیر آباد ۲ یونٹ مرید کے ۲ یونٹ۔ کالا شاہ کاکو ۲ یونٹ۔ وزیر آباد سیالکوٹ سیکشن میں میل نمبر ۲/۲۱-۴ پر L-Xing No 4	۲۲۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر ہیں وہی ٹنڈر دیں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے نام کاغذات نامزدگی ہمراہ لا کر ۴ر دسمبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔ کاغذات ان کے تجربہ اور مالی حیثیت کے سرٹیفکیٹ ہوں۔

مفصل شرائط کو الف ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس اور پلان زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم یا کسی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۴ر دسمبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں ٹھیکیداروں کو مٹیریل و میٹریل کے ہمراہ دینے چاہئیں اور ٹنڈر دینے سے پیشتر کام کے موقع کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لینا چاہیئے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور)